دل کی بات مدیر

''کیوں بُرے بنتے ہو ناحق تم کسی کے واسطے''

سوات جل رہا ہے۔ بارود برس رہا ہے۔ گلیاں اُجاڑ، بازار سنسان، گھر ویران۔ بیس لاکھ سے زائد انسان اپنے ہی وطن میں بے وطن ہوگئے۔ لٹے پٹے قافلے انجانی منزل کی جانب رواں دواں ہیں۔ مالاکنڈ، سوات، بونیر قیامتِ صغریٰ کا منظر پیش کررہے ہیں۔ بھوک اور پیاس سے بلکتے، سسکتے بچے، جوان، بوڑھے زن و مرد ہنستے بستے گھروں کو چھوڑ کر امن وسکون کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔

بیٹھ جاتے ہیں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے

صوفی محمد، کس کے نمائندے بن کر امن کا پیغام لے کر اپنی قوم کے پاس گئے تھے؟ حکومت نے اُن سے مذاکرات کیے اور وہ حکومت سے معاہدۂ امن کا تحفہ لے کر مالاکنڈ اور سوات کی گلیوں میں امن سندیسے بانٹ رہے تھے۔ اس سوال کا کیا جواب ہے کہ جب تک فوجی آپریشن شروع نہیں ہوا، لوگ اپنے گھروں میں رہے۔ فوج داخل ہوئی تو لوگ گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہوگئے۔ امن معاہدہ کس نے سبوتاژ کیا اور نظام عدل ریگولیشن کس نے معطّل کیا؟ کیا جمہوری حکومت کے پاس لوگوں کو مارنے اور گھروں سے نکالنے کے سوا کوئی آپشن باقی نہیں رہا؟

امریکہ، برطانیہ، نیٹو اور تمام استعماری قوتوں کو معاہدۂ امن ہضم نہیں ہورہا تھا۔ وہ روزِ اوّل سے اس کی مخالفت کررہے تھے۔ امریکہ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں مستقل جنگ باقی رکھنا چاہتا ہے۔ اس کا مفاد اسی میں ہے۔ اس نے پہلے کہا کہ پاکستان سے دہشت گرد افغانستان آرہے ہیں، اس لیے ڈرون حملے جاری رہیں گے۔ اب کہتا ہے افغانستان سے طالبان پاکستان میں آگئے ہیں۔ اس لیے اُن کے خلاف جنگ ضروری ہے۔ اس نے کہا کہ پاکستان نے ایٹمی ٹیکنالوجی دیگر ملکوں میں فروخت کی ہے۔ اب کہتا ہے پاکستان کی ایٹمی صلاحیت پر طالبان کے قبضے کا خطرہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کو طالبان سے نہیں امریکہ سے خطرہ ہے۔ حکمران کیا سوچ رہے ہیں اور کس طرف جارہے ہیں؟ کس کا ایجنڈہ پورا کررہے ہیں اور کس کی خوشی کے لیے اپنے ہی ہم وطنوں کو ماررہے ہیں؟

غم مجھے دیتے ہو دشمن کی خوشی کے واسطے
کیوں بُرے بنتے ہو ناحق تم کسی کے واسطے

سوات اور مالاکنڈ کے مظلوم مہاجروں کے لیے سندھ کے دروازے بند کردیئے گئے ہیں۔ جسقم اور ایم کیو ایم نے اپنے ہم وطنوں کی آمد کے خلاف ہڑتال کردی ہے۔ وطن عزیز کی جو حالت اب ہے، کبھی ایسی تو نہ تھی۔ باسٹھ برسوں کے سفر میں ہم کہاں سے کہاں پہنچے ہیں۔ کیسے کیسے ایسے ویسے ہوگئے، ایسے ویسے کیسے کیسے ہوگئے۔

منیرؔ اس ملک پر آسیب کا سایہ ہے، یا کیا ہے
کہ حرکت تیز تر ہے اور سفر آہستہ آہستہ

پختون اور بلوچ کو لڑایا جارہا ہے۔ سندھی اور پنجابی کو اکسایا جارہا ہے۔ مذہبی قوتوں کو گرایا جارہا ہے۔ آزاد بلوچستان، سندھو